يٰايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالكم

ترجمان

پندرہ روزہ

دہلی

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیت اہل حدیث ہند کا نقیب

محمد یوسف

مدیر

محمد سلیمان صابر

جہادِ قلم

جہاد جہاں شمشیر زنی کا نام ہے وہیں قلم کی تیغ کو بے نیام کرنے کا بھی نام ہے۔ کتنے مواقع پر اللہ نے اس قلم کی قوت کے ذریعہ اسلام کی مدد کی لیکن ان بکاؤ قلموں کے خطرات سے خبردار رہو۔ جو اصلاح نہیں فساد کرتے ہیں، اتحاد نہیں انتشار برپا کرتے ہیں۔ اسلئے کہ ہر قلم چلانے والا قلمکار نہیں ہوتا اور ہر تحریر نفع بخش نہیں ہوتی ہاں ایسے قلم ہر دور میں چند ہی ہوتے ہیں جو اپنی طرز نگارش میں مقصدیت و مفاد ملت کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں اور گناہ نہیں کرتے۔

جلد | یکم اپریل ۱۹۸۴ء | ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ | شمارہ [illegible]

رجب المرجب

حضرۃ العلام فضیلۃ الشیخ محمد بن سبیل امام حرم مکہ

اما بعد۔ پس اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اپنے لئے توشہ بناؤ اور بیشک بہترین توشہ تقویٰ ہے جان لو کہ افضل ترین عمل وہ ہے جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی اتباع میں سعادت اور کامیابی ہے۔ آپ صلی اللہ کی مخالفت کرنے میں بدبختی اور گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت محمد صلی اللہ کو پوری دنیا کے لئے رحمت اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے اور ہر نافع علم جس سے انھوں نے جہالت کو علم نافع اور گمراہی کو ہدایت سے تبدیل کر کے چھوڑا۔ دین کے تمام اصول و فروع کو اور ایک ایک شرعی قاعدہ واضح طور پر بیان فرمایا۔ پس صحیح علم تو وہ ہے جو دلیل پر مبنی ہو اور نافع ترین علم وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے آپ کی کامل شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی محافظ۔ اور ان کی تکمیل کرتی ہے اور سنت نے تمام دینی و دنیوی امور کو واضح طور پر بیان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

پ المائدہ

اور یقین رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بڑھ کر حکم دینے والا کون ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی اتباع کا حکم دیا ہے اور ہر اس عمل سے ڈرایا ہے جو آپ کی سنت اور طریقہ کے خلاف ہو آپ صلی اللہ نے فرمایا۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ

تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑو۔ اور دین میں نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور آپ نے فرمایا من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد۔ جس نے کوئی

کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقہ کے خلاف ہو تو وہ رد ہے

پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے اعمال و عبادات میں معلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے صحابہ کرام کی سیرت کی اتباع کرے کیونکہ سنت کے مطابق تھوڑا عمل بھی اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جس میں بدعات کی آمیزش اور ملاوٹ ہو۔ اور جو باتیں دین میں نئی پیدا کر لی گئی ہیں اور شریعت میں ان کی کوئی بنیاد نہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت لوگ ماہ رجب میں خصوصی طور پر نیک اعمال کی فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس ماہ میں نیک عمل کرنا بہ نسبت دوسرے مہینوں کے افضل ہے اور اس مہینہ کی یہ وہ خصوصیت ہے جس نے اسی کو دوسرے مہینوں سے ممتاز کر دیا ہے حالانکہ یہ غلط۔ اس مہینہ میں کثرت سے روزے رکھنا اس کی راتوں یا کسی رات میں خصوصی طور پر عبادت کے لئے جاگتے رہنا یا کسی اور عبادت کے ساتھ اس مہینہ کو خاص کرنا دین میں نئی بات نکالنا ہے۔ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی حدیث وارد ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس سلسلہ کا کوئی قول منقول ہے خلفاء راشدین میں سے کوئی بھی اس ماہ میں مخصوص عبادت کا قائل نہ تھا بلکہ حضرت عمرؓ سے تو برعکس اس کے منقول ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں منقول ہے کہ رجب کے مہینہ میں لوگوں کو روزہ رکھنے پر مارا کرتے تھے تاکہ وہ اپنے ہاتھ پیالوں میں ڈال دیں۔ اور روزے توڑ دیں اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ وہ مہینہ ہے کہ اہل جاہلیت اس کی تعظیم کیا کرتے تھے۔

اور اس ماہ کی فضیلت اور تعظیم سے متعلق جو احادیث بعض کتب حدیث میں پائی جاتی ہیں تو وہ علماء کے نزدیک بہت ہی کمزور یا موضوع ہیں چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ماہ رجب یا اس کے کسی معین دن کے روزے رکھنا یا اس کے کسی خاص رات میں قیام کرنے کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں

ہے نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کوئی حدیث نہ ہونے کا جزم مجھ سے پہلے حافظ امام ابو اسماعیل ہروی کر چکے ہیں اور ان کے علاوہ اور محدثین سے بھی مروی ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ رجب کے روزوں کے بارے میں کوئی ندب یا استحباب ثابت نہیں ہے۔ شیخ الاسلام علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث میں رجب کے روزوں یا اس کی بعض راتوں میں نماز کی فضیلت جو خاص طور پر بیان کی گئی ہے وہ موضوع ہو امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ماہ رجب کی فضیلت کے کوئی صحیح یا حسن یا کوئی قسم کی ضعیف حدیث وارد نہیں ہے بلکہ اس کی خصوصیت کے بارے میں جو بھی احادیث پائی جاتی ہیں سب کی سب موضوع ہیں۔

باجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جو ماہ رجب میں وقوع پذیر مانا جاتا ہے۔ تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ نفس اسراء تو حدیث کی نص سے ثابت ہے اور بلا کسی تامل کے ہر مسلمان کا عقیدہ ہے۔ اور کوئی بھی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس میں اختلاف ضرور ہے کہ اسراء کا یہ واقعہ کب رونما ہوا تھا۔ چنانچہ ایک قول کے مطابق یہ کہا ہے کہ ستر ہ رمضان کو پیش آیا تھا۔ اور ایک قول ستائیس رجب کا بھی ہے اور تیسرا قول ماہ رجب کا بھی پایا جاتا ہے اور چوتھا ماہ ربیع الاول کا بھی موجود ہے لیکن قطع نظر اس سے کہ یہ رجب کا واقعہ تھا یا کسی اور ماہ کا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جس مہینہ میں اسراء کا واقعہ پیش آیا ہے وہ خصوصی تعظیم کا مستحق ہے اور اس میں عبادات نسبتاً زیادہ افضلیت اور خصوصیت کی حامل ہے الا یہ کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان بھی اس بارے میں پایا جاتا ہو۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم دی ہے اور نہ اس کی تعظیم کا حکم دیا ہے الیہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی کچھ مروی نہیں ہے تو

ہمارے لئے جائز نہیں ہے کہ ہم کوئی ایسا کام عبادت اور طاعت کے طور پر کریں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع نہ کیا ہو اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کا اس پر عمل رہا ہو۔ بلکہ ہمارے لئے تو ضروری ہے کہ ہم رجب اور غیر رجب دونوں میں یکساں عبادت کریں اور عبادت کے لئے کسی خاص وقت کی تخصیص نہ کریں۔ الا یہ کہ وہ تخصیص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔ پس اے بندگان خدا خدا سے ڈرو۔ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون پ ۳ ع ۸ اور اس دن سے ڈرو جب کہ تم خدا کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا۔ اور کسی کا کچھ نقصان نہ ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو قرآن کریم اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے مستفیض کرے۔ آمین۔

نعت

از ابوالمجاہد حامد بالوی کامل

گلشن دہر میں بہار آگئی
غنچہ و گل کے رخ پہ نکھار آگئی
غیر کے سامنے جھک رہا تھا بشر
عرش سے رحمت کردگار آگئی
رحمت دو جہاں جسکے آغوش میں
وہ حلیمہ بہت خوشگوار آگئی
حور و غلمان ملائک سبھی جھوم اٹھے
آئے عرش پر اک پکار آگئی
سر بکف جب صحابہ چلے جنگ میں
نصرت شان پروردگار آگئی
حق کی خاطر یا سر جان گھڑی
فلسفے میں نکہت مشکبار آگئی
اے خدا ان کے در کی زیارت کروں
میرے لب پہ دعا بار بار آگئی
منبر ہر مسجد ہر صل علیٰ
دولت دو جہاں بے شمار آگئی

پندرہ روزہ
ترجمان دہلی
مورخہ یکم اپریل ۸۳ء

تعلیمی سرگرمیاں
آگے بڑھنے کی ضرورت

ایک وقت تھا مسلمانوں نے علم کے میدان میں دنیا کی رہنمائی کی۔ ریاضی، طب، سائنس، معاشیات اور علم کے دوسرے شعبوں میں وہ دوسروں سے بھی آگے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں علم حاصل کرنے کی اہمیت سمجھائی گئی تھی اور انھیں بتایا گیا تھا کہ اگر علم کے حصول کے لئے ملک چین بھی جانا پڑے تو جائیں۔ انھیں طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم۔ کا سبق پڑھایا گیا تھا اور ترغیب دی گئی تھی کہ علم کے میدان میں وہ کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ اس سبق پر انھوں نے عمل کیا اور آگے بڑھے لیکن آج مسلمانوں نے یہ سبق بھلا دیا نتیجہ یہ اس میدان میں وہ دوسروں سے پیچھے رہ گئے۔

یہاں ہندوستان میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب سلطنت مغلیہ کا محل ہی آیا تو مسلمان بالکل بے سہارا بن کر رہ گیا۔ انگریز نے گن گن کر بدلے لئے اور انھیں کسی میدان میں بھی آگے نہ بڑھنے دیا۔ اگر ایک طرف علی گڑھ میں سر سید احمد خاں عصری تعلیم کا اور دوسری طرف دہلی میں میاں نذیر حسین صاحبؒ وارث علم حضرت شاہ اسحٰق صاحب محدث دہلویؒ اور دیوبند میں مولانا محمد قاسم نانوتوی دینی تعلیم کا پودا نہ لگاتے تو مسلمان نہ دنیا کے رہتے نہ دین کے۔ وہ بالکل ختم ہو کر رہ جاتے۔ لیکن وہ پھر بھی وہ تعلیم میں برادران وطن سے اگر زیادہ نہیں تو کم از کم پچاس سال پیچھے رہ گئے۔

یہ پچاس سال کا فرق تقسیم ہند تک کبھی ختم نہیں ہوا۔

اور جب تقسیم ہند عمل میں آئی اور ملت اسلامیہ ایک مرتبہ پھر انتشار کا شکار ہوئی اور ان کی بڑی تعداد مغربی و مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کو ہجرت کر گئی تو وہ تعلیم میں اور پیچھے رہ گئے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ گذشتہ ۳۰ برس کے دوران تعلیم کے میدان میں مزید پچاس سال پیچھے چلے گئے۔ یعنی یہ مدت اب سو سال ہو گئی۔ تعلیم کے اس سو سالہ فرق کو ہم اپنی تیز رفتاری کے ذریعہ ختم کر سکتے ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ اب یہ احساس پیدا ہو چلا ہے کہ اگر ہمیں اس دور جدید میں عزت و وقار کی زندگی گذارنی ہے تو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنا ہوگا۔ جنوبی ہند میں خاص سے یہ احساس زیادہ ہے اور اس کا ثبوت وہاں کی وہ انجمنیں ہیں جو تعلیمی فروغ کے لئے کام کر رہی ہیں اور جو اقلیتوں کی بہبود و مفاد کے لئے انھیں مختلف مقامات پر بڑھا رہی ہیں۔ شمالی ہند میں بھی اکثر مقامات پر یہ تعلیمی انجمنیں قائم ہوتی ہیں اور انھوں نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی سے اپنا الحاق کر لیا ہے۔ جو دسمبر ۱۹۷۰ء میں قوم کو تعلیمی حیثیت سے اونچا اٹھانے کے لئے قائم کی گئی تھی ۲۱۲ مختلف تنظیمیں اس وقت اس سے ملحق ہیں اور اس کے ذریعہ آپس میں سرگرمیوں کا دائرہ کافی بڑھ گیا ہے۔

اس نے صرف تعلیم ہی تک اپنے دائرہ کو محدود نہیں رکھا۔ بلکہ ثقافتی اور علمی میدان میں بھی کچھ اقدامات کئے ہیں۔ جن کا خاص مقصد ملت اسلامیہ کو ہر شعبۂ زندگی میں ابھارنا ہے۔

کانپور میں منعقد ہونے والی تعلیمی سوسائٹی کے سالانہ اجلاس عام میں جو قرار دادیں منظور کی گئیں اور جو باتیں کہی گئیں وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کے جوش و خروش کی مظہر ہیں یہ جوش و خروش اور جذبہ مستقبل کے لئے ایک اچھی علامت ہے اور اگر یہ جوش و خروش اسی طرح قائم رہا اور کانفرنس کے منصوبوں کی روشنی میں جماعت عملی قدم آگے بڑھاتی تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اس میدان میں دوسروں کے برابر نہ ہو سکیں۔

اس لئے جماعت اور ہر طبقہ کا فرض ہے کہ وہ سب کچھ بھول کر اس وقت اپنی تمام تر توجہ حصول تعلیم کی طرف مرکوز کر دے۔ دراصل یہ وقت کے اہم تقاضوں کو پورا کر اور دنیا کی قوموں کی برادری میں اپنا صحیح مقام حاصل کریں۔

حصول تعلیم کے بغیر اگر کوئی طبقہ یا گروہ یہ کہتا ہے کہ وہ تعلیمی طبقہ کے برابر یا ان سے آگے نکل سکتا ہے تو وہ دور جدید میں نہیں وہ قرون وسطیٰ کی دنیا میں رہتا ہے۔

صرف تعلیم ہی وہ واحد راہ ہے جو دنیا سے ہمیں ممتاز اور ممیز کرتی ہے۔ مختلف جماعتوں اور تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ تعلیمی سرگرمیوں کو اولیت دیں اور پوری طرح اس میدان میں سرگرم ہو جائیں۔ فرض کے اسی احساس کی بنیاد پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث نے بھی مدرسہ رحمانیہ کے احیاء نو کا پروگرام بنایا ہے تاکہ دینی تعلیم کا جو سلسلہ ٹوٹ گیا ہے پھر سے جوڑا جا سکے۔ مدرسہ رحمانیہ جیسا کہ تمام ہی افراد جماعت واقف ہیں تعلیم کا ایسا روشن مینارہ تھا جس کی روشنی برصغیر کے تمام حصوں میں پھیلی اس کے خوشہ چیں آج دنیا کے ہر حصہ میں نظر آتے ہیں۔ کاش جماعتی افراد اپنے اس محبوب ادارہ تعلیمی کو پہلی جیسی پر رونق بنانے میں مدد کریں تاکہ تعلیمی فروغ میں جن کی کوششیں اب بڑے پیمانے پر شروع ہو گئی ہیں یہ مدرسہ ایک اہم کردار ادا کر سکے۔ (س ۔ ح)

اسلام کا نظام معیشت

اسلام میں سود حرام اور تجارت حلال ہے۔

فرمایا: خدا نے سود کو حرام کیا اور تجارت کو حلال۔ القرآن پ ۳ س البقرۃ ع ۳۸

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے اور دینے والے پر لعنت کی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نے سود کھانے والے اور دینے والے گواہ بننے والے اور اس کے لکھنے والے پر لعنت کی ہے اور وہ سب برابر ہیں۔ (مسلم، ترمذی)

اسلام میں سود کے ناجائز ہونے کی بنا پر ہی

۳ یہ تمام ممالک میں جہاں اسلامی نظام رائج ہے ایک ایسا اسلامی نظام معیشت قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو سود کی لعنت سے پاک ہو۔ موجودہ نظام معیشت میں سود جا بس گیا ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اسلام کہتا ہے اس سے بچنا ممکن ہے۔

حال ہی میں پاکستان میں اس مسئلہ پر جو سیمینار ہوا اس میں پچاس اسلامی ممالک کے نمائندوں نے اسلامی نظام معیشت کا جائزہ لیا اور ان مختلف تجاویز پر غور کیا جو عمل کرنے سے موجودہ سودی نظام معیشت کی جگہ سود سے پاک اسلامی نظام معیشت کو نافذ کیا جا سکتا ہے۔

اسلام جیسا کہ مذکورہ آیات سے ظاہر ہے تجارت کو حلال کہتا ہے سود کو نہیں۔ پس اگر لین دین کے معاملے خواہ وہ کسی پارٹی کے ساتھ ہوں یا کسی بینک کے ساتھ سود کے بجائے تجارتی نفع نقصان کو شامل کر لیا جائے تو یہ کاروبار جائز اور حلال ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی کاروباری شخص اپنا کاروبار شروع کرنے یا اسے بڑھانے کے لئے کسی سے کچھ رقم بطور قرض لیتا ہے تو وہ اگر سود کی کوئی شرح متعین کرنے کی بجائے اسے نفع نقصان میں شریک کرے تو سرمایہ دار کا یہ سرمایہ کاری جائز اور درست ہوگی۔

اسی طرح بینک بھی جو بڑے بڑے کاروبار کرتے ہیں اور منافع کماتے ہیں اپنے کھاتوں سے سود دینے کی بجائے اپنے کاروبار کے نفع نقصان میں شریک کر سکتے ہیں۔ بقیہ

شرع میں سنت کی مستقل حیثیت

از جناب مولانا حکیم برق حسین غزنوی جویلیاں

سنت بالغوی معنی

[illegible] والسنة في اللغة الطريقة المحمودة۔ لغت میں سنت کا معنی ہے وہ طریقہ محمودہ جس پر چلا جائے۔

اصطلاح شرع میں سنت

وهي قول النبي صلى الله عليه وسلم وفعله وتقريره وهي في الأدلة ما صدر عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير القرآن من قول أو فعل أو تقرير۔ قرآن کے علاوہ آپ کے اقوال، افعال اور تقاریر پر سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔

سنت نبویہ بالتشریع

شریعت میں سنت نبویہ ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے [illegible] علامہ شوکانی [illegible] [illegible] فأعلم أن [illegible] السنة المطهرة [illegible] الأحكام [illegible] الحلال والحرام۔

[illegible] سنت مطہرہ حقیقت شرعی امور میں مستقل حیثیت رکھتی ہے اور قرآن ہی کی طرح حلال و حرام کرتی ہے۔ [illegible] ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه [illegible] ألا إني أوتيت القرآن وما يعدله من السنة [illegible] الحديث۔

آں حضور کا ارشاد ہے کہ مجھے قرآن اور اس کے ساتھ ہی اس کے مثل سنت دی گئی ہے اور سنت ان مسائل کی تفصیل بیان کرتی ہے جن کے متعلق قرآن خاموش ہے۔ [illegible] پالتو گدھوں، کچلیوں والے درندوں اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں کی حرمت اور اس کے علاوہ دیگر مسائل جو بے شمار ہیں اور سنت میں منضبط ہیں۔

منکرین سنت ان کی حرمت کہاں سے ثابت کریں گے؟

تمسک بالسنت کے متعلق ارشاد الٰہی

سنت کی ذیل آیات تمسک بالسنت کی دلیل نقل ہیں۔

(۱) وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا۔ (حشر)

(۲) قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله۔ (آل عمران)

(۳) من يطع الرسول فقد أطاع الله۔ (نساء)

(۴) لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة۔ (احزاب)

ان آیات سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حدیث ایک مستقل ماخذ ہے۔ اور قرآن کریم کی طرح اس سے تمسک کرنا ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر چارہ ہی نہیں۔

سنت قرآن ہی کا عملی نمونہ ہے، جس کا ذکر [illegible] حیات و حرمت سنت ہی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔

امام ابن تیمیہ اپنی مشہور تالیف الصارم المسلول میں لکھتے ہیں۔ [illegible] في الكتاب باب المقالات عن الخوارج [illegible] يجوزون على الأنبياء الكبائر ولهذا لا يلتفتون إلى السنة المخالفة في رأيهم لظاهر القرآن وإن كانت متواترة۔

یعنی ارباب مقالات بیان کرتے ہیں کہ خوارج انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کبائر کا نسبت صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے وہ سنت کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے، کیونکہ ان کی رائے میں سنت ظاہر قرآن کے مخالف ہے اگرچہ سنت متواترہ ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ وہ سنت کا برملا استرداد کرتے چلے جاتے ہیں [illegible] موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

فلا يوجبون طاعة الرسول [illegible] السابق [illegible] مما [illegible] وعند [illegible] يقول إن لا حجة إلا القرآن وإن السنة الصادرة عن الرسول ليست حجة بناءً على ذلك الأصل الفاسد۔

یعنی یہ لوگ رسول کریم کی نہیں کرتے لیکن قطع ید کرتے ہیں، چوری کی مقدار کم ہو یا زیادہ، محض اس زعم کے زور پر کہ حجت قرآن ہے اور سنت رسول حجت نہیں ہے۔ انہوں نے انکار سنت میں بنیادی طور پر یہی اصل فاسد کار فرما ہے۔

ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم في صفتهم يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية [illegible] يتأولونه برأيهم [illegible] (الصارم المسلول)

اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خوارج کی تعریف میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا اپنی آراء کو تختۂ مشق بنا کر اس کی معانی تاویل کریں گے اور سنت کے استدلال کو چھوڑ دیں گے، مجھ کو نہیں اور نہ ہی دل کی توجہ اور کامل جذب سے قرآن کو سمجھیں گے۔ محض زبانی اس کی تلاوت کریں گے اور اگر اس میں زیادہ غور اور تدبر کریں گے بھی تو قرآن فہمی کے لئے بلکہ اعتراض کی تشویش کے لئے ہی۔

اس لئے منکرین حدیث احادیث کو عجمی سازش کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ اور یہ وہ حربہ استعمال کرتے ہیں جو اس ضمیر مطہرہ پر ضرب لگانے کے ذریعہ۔ ہم اسلاف پرستی کے شکار نہیں ہیں، ہم صداقت پسند اور حق پرست ہیں۔ صدق و راستی کی پیکروں اور علم و فضل کے مجموعوں کو آج کل کے آفاق گزیدہ اور ابلیس زدہ حضرات کے ژولیدہ فکری اور ذہنی عقل کے گرد و غبار میں مجبول کر کے جھٹلا نہیں سکتے۔

حدیث قرآن کی مفسر اور شارح ہے اس کی موجودگی میں کوئی شخص اپنے ذاتی اور ذہنی نظریات و آراء کو قرآن کے سر تھوپ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے یہ لوگ بنیادی طور پر سنت پر نشتر زنی اور دست تردید چلاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے إنا أنزلنا إليك الكتاب لتحكم بين الناس

اے پیغمبر! ہم نے تجھ پر یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے کہ تم لوگوں کی زندگی کے الجھے مسائل کی پیچیدہ گرہوں کو اس کتاب کی روشنی میں کھول سکو۔

سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بالبينات والزبر وأنزلنا إليك الذكر لتبين للناس ما نزل إليهم ولعلهم يتفكرون۔

ہم نے تجھ سے پہلے پیغمبروں کو دلائل دے کر بھیجا اور تیری طرف بھی کتاب نازل کی تاکہ تو لوگوں میں بیان کرے۔

پہلی آیت میں فرمایا کہ تو نے اس کی روشنی میں فیصلے کرنے ہیں اور یہ کتاب آئینی منشور کا کام دے گی۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ لتبين للناس تو اس کتاب کو لوگوں پر بیان کرے یعنی عملی نظام کا نقشہ پیش کیا جائے "تحکیم" اور "تبیین" دونوں کی مثالی صورت اور عملی تشکیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے پیش کی۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے اقوال و افعال قرآن کریم سے الگ نہیں ہیں بلکہ قرآن اگر متن ہے تو حضور کی زندگی تحکیم اور تبیین ہے، دونوں کی مثالی صورت اور عملی تشکیل تعبیر و تفسیر کے فرائض بجا لانا شارح اور مفسر چونکہ خود نبی کریم ہیں اس لئے شرح و تفسیر کا مجموعہ یعنی سنت قرآن سے الگ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نبی کریم پر نازل ہوا اور اس کی صحیح تفسیر اور کامل تشریح اللہ تعالیٰ کی الہامی رہنمائی کے تحت حضور نے فرمائی۔ اسی لئے حضور نے اپنی امت کو تلقین و تاکید فرمائی کہ تم اس وقت تک گمراہ نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری عملی زندگی کی رو کتاب و سنت کی سرحدوں سے باہر نکلنے کی [illegible]

نہیں کرتی۔ دین میں کسی ایک کا ترک بھی حضور کے ارشاد کی روشنی میں گمراہی اور ضلالت کے مترادف ہوگا۔ اس سے بھی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضور کی سنت ایک مستقل دینی حیثیت رکھتی ہے اور اس سے ایک سچا اور ذی شعور مسلمان کبھی بھی بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں والحاصل ان ثبوت حجیۃ السنۃ المطہرۃ واستقلالہا بتشریع الاحکام ضروریۃ دینیۃ لا یخالف فی ذالک الا من لا حظ لہ فی دین الاسلام (ارشاد الفحول للشوکانی)

حاصل کلام اور خلاصہ بحث یہ ہے کہ سنت مطہرہ کی حجیت اور تشریع احکام میں اس کی مستقل حیثیت ضروری اور دینی امر ہے اور اس سنت مطہرہ کی مخالفت وہی شخص کرے گا جسے دین اسلام سے کوئی سروکار نہ ہو یا اس کی حجیت اور ثبوت و استقلال سے بے دین ضال مضل قسم کے لوگ ہی انکار کر سکتے ہیں۔

اور مذکورہ احادیث میں نبی کریم صلعم نے ہی لوگوں کے متعلق یہ واضح طور پر فرمایا یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم قرآن پڑھتے ہیں لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور سنت جیسے بار کو قرآن کے معانی و مطالب اپنی ذاتی و گروہی مفادات و مصالح کے پیش نظر اور اپنی خود ساختہ ذہنوں کے ماتحت گھڑنے لگے۔ پس آج کل کے منکرین حدیث بھی انہیں میں سے ہیں۔ قرآن سے انہیں کوئی لگاؤ یا دلچسپی نہیں ہے۔ قرآن کا علم سیکھنے کے لئے انھوں نے کبھی کوئی کاوش نہیں کی بلکہ یہ صرف دور کرتے ہیں کہ بعض اعتراضات کی تشہیر عمل کرنے کی خاطر وہ عوام کے اعتقادات و دلوں میں بے دینی اور بے حسی کو جد پیدا کرنے کے لئے اور قرآن کے نام سے عوام گمراہی اور فساد کے مطالب ملاکت میں دھکیلنے کے لئے انھوں نے لغویات کی ایک ایک دلیل پیش کر کے لگانے شروع کر دیے ہیں اور موجودہ احادیث میں اسی حدیثیں نکال کر پیش کرتے ہیں اور اس ترتیب و انداز کے ساتھ کہ عوام کو اسانی کے ساتھ سنت سے متنفر اور منحرف بنا یا جائے۔

جبکہ خود قرآن سے حجیت حدیث اور اس کی مستقل پوزیشن ثابت کر دی ہے انسان کی عملی زندگی سے اس کا الفکاک و انقطاع محال ہے آج کل جو لوگ شارح و مفسر بننے کی سعی کرتے ہیں۔ قرآن ان پر نازل نہیں ہوا اور نہ ہی صاحب قرآن کے مزاج شناس

ہیں۔ اور نہ ہی خیر القرون والوں کے پروردہ ہیں لہذا آج کل ان کی تفاسیر و شروح مسلمان کو قرآن سے دور کر سکتی ہیں۔ لیکن قرآن کریم سے آشنا نہیں بنا سکتیں۔ یہ محض ضلالت فروش دکاندار ہیں جو قرآن کریم کے نام سے اپنی عقل نارسا اور فکر خام کے تراشے ہوئے نظریات اور ضلالت پرور خوش جذبات کو عوام کے رگ و ریشے میں دوڑا دینا چاہتے ہیں کہیں اسلاف کرام اور محدثین عظام کے اخلاق و دیانت پر سوقیانہ اور بازاری طرز کے حملے کرتے ہیں کہیں یہ ان کی قرآن و سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مخلصانہ کاوشوں پر خط تنسیخ کھینچتے ہیں کہیں یہ سنت کو کارل مارکس ڈاروِن اور تحقیق و اکتشاب کے لئے پورپین ماہرین آثار و ظنون سے پست تر اور تاریک تر بنانے کی سعی مردود سرتے ہیں کہیں متشدد معا

کے بایانی ضلالت جاہلانہ اور رذیلہ نظریات سے کیوں معلوم کریں گے اگر جزئیات کی تعیین و تغییر ضروری تھی تو زمانہ کے تقاضوں کے تحت بدلنے والے تھی تو یہ کیوں نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کتاب کو ہر ایک کے ہاتھ میں دے دیتا اور اس کے ساتھ کسی پیغمبر کو مبعوث نہ فرماتا۔ آج تک کوئی ایک آدھ مثال بھی ہے جس میں کوئی نوشتہ کوئی صحیفہ یا کوئی کتاب یا کوئی ہدایت نازل ہوا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ کسی مصلح اور مدرس نبی کا ظہور رسول کی بعثت نہ ہوئی ہو۔ اگر ایسا کبھی نہیں ہوا تو ایک سلیم العقل انسان بادنی تامل یہ حقیقت معلوم کر سکتا ہے کہ کتاب پر عمل کرنے کے لئے کسی عملی نمونہ اور مشہور متحرک مثال کی ضرورت ہے۔ اس کی کتاب کی روشنی میں پیغمبر خدا اپنی زندگی کے تمام خدوخال سنوارتا

منقبت حدیث

ابن حسن شیرازی کی

عَلَيْكَ بِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُمْ

لازم پکڑ تو اے انسان حدیث والوں کو پس بیشک وہ

عَلٰى مَنْهَجٍ لِلدِّيْنِ مَازَالَ مُعْجَمًا

دین کے صحیح راستہ پر ہیں

وَمَا النُّوْرُ اِلَّا فِى الْحَدِيْثِ وَاَهْلِهٖ

نور اور روشنی تو بس حدیث میں اور حدیث والوں میں ہے

اِذَا مَادَجَى اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ وَاَظْلَمَا

اس سارے جہان میں ایسی تاریکی ہے جیسے اندھیری رات کا اندھیرا

فَاَعْلَى الْبَرَايَا مَنْ اِلَى السُّنَنِ اعْتَزٰى

پس مخلوقات بہتر اور اچھے وہی لوگ ہیں جو حدیثوں پر چلتے ہیں

وَاَعْمَى الْبَرَايَا مَنْ اِلَى الْبِدَعِ انْتَمٰى

اور بدترین خلق اور بدترین اندھے وہ لوگ ہیں جو بدعتوں سے تعلق رکھتے ہیں

کا تمسخر اور استخفاف کا ہدف بناتے ہیں۔ یہ سب اس لئے کہ صادق و مصدوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات رہ جائے اور اپنی بات چل جائے ہم جزئیات کی تشریح صاحب قرآن کے اسوہ عمل سے پوچھنے کی بجائے ان جس پر قرآن نازل ہوا چودھویں صدی کے فارقلیطوں دین و ایمان اور ذنا یورپ

اور عوام کے سامنے انہیں پیش کر کے ان کو دعوت عمل پیش کرتا ہے جزئیات کی تشریح و تفسیر طوالت کی محتاج ہوتی ہے اس لئے انہیں اسوہ رسول میں منضبط کر دیا گیا۔ اور اسی لئے اللہ نے حکم فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ

حسنۃ۔

جیسا کہ بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصلوٰۃ کی تشریح و تفسیر کو جول جانتے تھے اور جیسا کچھ بذریعہ وحی آپ کو بتایا جاتا آپ اس کی عملی تصویر بھی پیش فرماتے اور آپ نے جس طرح اس پر عمل کیا پھر اسی طریق کو بطور حجت کے امت کے پیش کیا۔

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ۔

یعنی میں جس طرح نماز پڑھتا ہوں اور حکم قرآن بجالاتا ہوں تم بھی میری اتباع میں اسی طرح اس پر عمل کرو۔

قرآن کے دیگر امور و نواہی اور احکام وقضایا پر جس طرح حضور صلی اللہ نے عمل کیا اس سارے عمل کو اللہ تعالیٰ نے لفظ اسوہ حسنہ سے سمیٹ دیا ہے اور اس طرح کامل اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر نجات و سعادت کا مدار رکھا ہے قرآن اصول اور کلیات پیش کرتا ہے لیکن اس کی جزئیات کی درست تعبیر و تعیین حضور رسول خدا ہی کر سکتے ہیں تو پھر سراسر یہ ضلالت اور گمراہی و دین حق سے تحریف انحراف و انکار نہ ہوگا۔؟

ہم قرآن تو پڑھیں زندگی بسر کرنے کی خاطر اور جزئیات معلوم کریں۔

آج کل کے مستشرقین، متقدمین سے آخر کس دلیل اور کس منطق کے ماتحت یہ تسلیم کریں کہ اس وقت کی جزئیات حضور نے متعین کیں۔ اس وقت کے تقاضے کے ماتحت اور آج وقت کے تقاضوں کے ماتحت جزئیات متعین کرنے کے مجاز ہیں۔

آخر کونسی ہدایت ایک رہبر اور کونسی ایک قدر مشترک اور مسلم معیار سامنے دہیں۔ تو ہر ایک فرد کی یہ ہوگی اور ہر گروہ کا ہر ایک عالم کی ہر ایک جماعت کی جزئیات مختلف ہوں گے پھر ایک اتحاد تشریح و تفسیر کو تسلیم کرنے کے لئے آخر کونسی دلیل و سند کا معیار ٹھہرایا جائے۔

اگر ہر ایک کی جزئیات کی تشریح ہی ذاتی رائے اور محض اپنی عقل و فکر کے تحت کی جائے تو اس کے حق و صواب کے معیار رکھنے کا ڈھنگ کیا ہوگا۔ اور کس کے پاس یہ وحی و قرآن تو سبھی کے پاس ہوگا اور آج بھی سب کے موجود ہے لیکن اس کے باوجود اختلافات کی خلیج کم ہونے میں نہیں آتی۔ جب کہ اس طرز کی آزادی بھی نہیں۔ پھر اس طرح کی آزادی کے کیسے وہ قائل ہیں۔

اگر سنت سے بے نیاز ہو کر جزئیات کی تشریح کی جائے۔ تو دیکھئے کہ کس زمانہ کے تقاضے کے مطابق نماز کی ادائیگی کی حرکت

ہے اور یوں نہیں ہے جس طرح بکر ادا کرتا ہے جو صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے تقاضے کے مطابق نماز ادا کی تھی اور اس کے بعد زمانہ بدلنے سے تقاضے تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ یہ نماز کے ادا کرنے کی ترکیب و ہیئت بھی زمانے کے مطابق بدلتے رہنا چاہئے۔ قرآن میں نماز ادا کرنے کی تفصیل اور عملی صورت تو مذکور نہیں ہے اسے تو حضور صلی اللہ کے عمل نے قائم کیا ہے۔

اور جب یہ مفروضہ تسلیم کر لیا گیا کہ تمام جزئیات کا یہی حال ہوگا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بہ مسائل کی تشریحات اور ان کی جزئیات بدلتی رہیں گی۔ زمانے کے ہر تقاضوں کے مطابق۔

قرآن صرف حکم دیتا ہے کہ نماز قائم کرو اور تاکید کرتا ہے کہ مسلمان کی زندگی میں اقامت صلوٰۃ کو بنیادی مقام اور اہم درجہ ہے۔ کس طرح قائم کرو اور اس کی عملی نماز کی ہیئت، ترتیب کیا ہے کس مقام پر کیا ہے کس مقام پر کیا پڑھا جائے اور کون سے مقام پر کیا ہیئت اختیار کی جائے۔ یہ جزوی مسئلہ اور جزئیات کی تشریح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل نے پوری کر کے دکھائی۔

لیکن یہ جزوی مسئلہ مسلسل تواتر تک محفوظ ہے اور مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں جب یہ جزوی بھی اقیموا الصلوٰۃ کی طرح غیر متبدل ہے اور اسے قائم کرنے میں قرآن حسب وقت کے تقاضے کا محتاج نہیں ہے۔ تو پھر دوسری جزئیات جن میں شارع نے کسی تغیر و تبدل کی گنجائش ہی نہ رکھی کیوں کسی دوسرے انسان یا جماعت یا سوسائٹی یا عقل و رائے پر چھوڑ دی جائے۔

اس طرح تو قرآن کے احکامات ایک بازیچۂ اطفال بنکر رہ جائیں گے۔ اور قرآن خود ایک کھلونا بن جائے گا جو چاہے گا اٹھا کر اپنی مرضی کے مطابق اس کی جزئیات متعین کرے گا اور اپنی تحقیق اور محنت کو دوسرے پر ٹھونسنے کی کوشش کریگا اور جو اس کی تحقیق کے خلاف آواز اٹھائے گا گمراہ اور بے دین قرار دیا جائیگا۔

اس طرح تو دین خود اپنی ذات سے ایک شر و فساد کا منبع و مبدا کی صورت اختیار کرے گا اور کس کی طاقت ہے کہ اس شر و فتن کے سیلاب کے آگے کوئی آہنی بند باندھ سکے۔

یہ ایک الہامی اور آسمانی کتاب تو رہ گئی جو ہر دور اور ہر ملک کے فطری تقاضوں کے مطابق اٹل اور غیر متبدل اور عملی رہنمائی و ہدایت رکھتی ہے بلکہ یہ ایک موم کی ناک ہو گئی ہے جو کوئی چاہے جب چاہے اور جدھر چاہے گھما لے۔ کیا اس سے بدتر بھی کوئی بے عقلی اور بد نظمی ہو سکتی ہے یقیناً ایسا تصور بھی مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے اور اس کھلی ہوئی گمراہی سے اللہ کی پناہ ایسے دین سے خدا کی امان۔

یہ ہے اس دین کا انجام جو منکرین حدیث پیش کرتے ہیں اور یہ ہے ان فتن کا باب جسے یہ لوگ کھول کر عوام میں سیئات و بد عملی کے یاجوج ماجوج پھیلا دینا چاہتے ہیں۔

ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ مسلمانوں کو ایسے ناعاقبت اندیش اور جاہل مفسرین کے ناپاک ہاتھوں کو ایسی خطرناک حرکت سے باز رکھنے اور دین و سنت کے امان و عزت کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی تمام تر مساعی کو بروئے کار لے آنا چاہئے تاکہ آغاز شر مستقبل کی شکل اختیار نہ کرے۔

الغرض

سنت وہ روشنی ہے جس کی مدد سے انسان قرآن کے صحیح مفہوم و منطوق اور معانی و مطالب کو بسہولت معلوم کر سکتا ہے اور جس کی مدد سے انسانی زندگی کا عملی نظام ٹھیک ٹھیک ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بغیر جتنی تفاسیر وجود میں آئینگی ان میں ذاتی اغراض نفسانی خواہشات اور طبعاً میلانات و عواطف کی ترجمانی زیادہ ہوگی اور قرآن کی تفسیر کم یا کالعدم۔

عوام کو اس خطرہ سے آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض اولین ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں خیر و معروف کی اشاعت اور نہی و منکر کی استیصال و انقلاع کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔

توقیر حدیث نبوی

حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔

اِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ وَاِذَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَخْتَارُ مِنْ قَوْلِہِمْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حدیث جب بھی ملے تو سر آنکھوں پر۔

اور اصحاب نبوی کے ہر قول کو ہم قبول کر چھوڑ کر اس کے ہر قول پر عمل کریں گے

ابن مبارکؒ

بقیہ اسلام کا نظام معیشت

نیز جو لوگ بینکوں سے اونچی شرح سود پر اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے نقد روپیہ قرض لیتے ہیں وہ بھی اپنے سرمایہ کار کو کاروبار کے نفع نقصان میں شریک کر کے سود کی لعنت سے بچ سکتے ہیں۔

رائج شدہ سودی نظام جس میں ہم سب پھنسے ہوئے ہیں بظاہر بڑا اسپیل اور مفید نظر آتا ہے۔ لیکن حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس نظام کے ڈانڈے سرمایہ دارانہ نظام سے جا ملتے ہیں۔ جس پہلو سے بھی غور کیا جائے گا محسوس ہوگا کہ سرمایہ کاروں نے دوسروں کی مدد کرنے کے بجائے اپنے مفادات کو محفوظ رکھا ہے۔ ایک صورت یہ ہے جب کوئی شخص کسی فرم یا بینک سے اپنے کاروبار کے قرض لیتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر حال میں کامیاب ہو۔ کامیابی کی صورت میں ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ اسے اتنا نفع ہو کہ وہ باآسانی سود بھی ادا کر سکے اور خود بھی مناسب منافع حاصل کر سکے۔ اور نقصان کی صورت میں تو وہ بالکل ہی دیوالیہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اپنا اصل سرمایہ بھی کھو بیٹھتا ہے جبکہ سرمایہ کار فرموں اور بینکوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا وہ ہر حالت میں اپنا سود وصول کرتے ہیں اور اس طرح سرمایہ کاری کرنے والے اداروں کے سرمایہ دار اور زیادہ سرمایہ دار بنتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر یہ سرمایہ دار ادارے نقصان میں بھی شریک ہوں تو نہ صرف یہ کہ نقصان زدہ شخص کو سود نہیں دینا ہوگا بلکہ نقصان کا بوجھ بھی اس کے اوپر نہیں پڑے گا۔ اس لئے وہ مکمل تباہی سے بچ جائیگا۔ اور سرمایہ دارانہ نظام جیسی صورت حال پیدا نہ ہوگی کہ مال اور دولت چند مالداروں میں سمٹ جائے اور غریب اور زیادہ غریب۔ اسلامی نظام معیشت میں مالداروں کے اور اسلامی نظام شریعت کے نفاذ میں کچھ دشواریاں پیش آ سکتی ہیں خاص طور سے اس وقت کے پیش نظر جو اس وقت ساری دنیا میں نافذ ہے لیکن ایسی کوئی مشکل نہیں جس پر قابو نہ پایا جا سکتا ہو۔ سوڈان کا یہ فیصلہ کہ وہاں سود کا لین دین کوئی بینک قائم نہیں ہوگا اس امر کا مظہر ہے کہ سودی لین دین عوام کے لئے مفید نہیں اور اسی لئے اب اس ملک نے اس نظام پر روک لگا دی ہے۔ آئندہ چل کر ہو سکتا ہے کہ موجودہ بینکوں جو سود کا لین دین کرتے ہیں نفع نقصان میں شریک بینکوں میں تبدیل کر دیا جائے اور اگر یہ کامیاب ثابت ہو۔ اور ان شاء اللہ ضرور ثابت ہوگا۔ تو کیا عجب ہے دوسرے ممالک بھی اس نظام معیشت کو اپنا لیں کہ آج کوئی ایسا ایک ملک نہیں ہے کہ کم و بیش سبھی ملکوں میں سرمایہ دارانہ نظام اور سودی لین دین سے غریب اور متوسط درجہ کے طبقے تباہ ہو رہے ہیں۔ کمیونزم سماجی مساوات کا درس دے کر سب لوگوں کو یکساں طور پر معاشی ترقی کا دعویدار ہے۔ لیکن مغرب کے سودی لین دین و نظام کا وہ بھی شکار ہے۔

یہ صرف واحد اسلام ہی کی شان ہے جو سود پر روک لگا کر دولت کو مساوی تقسیم پر مقرر رہتا ہے تاکہ سب لوگ اس سے مساوی طور پر مستفید ہوں اور وہ صرف چند مالداروں میں جمع ہو کر نہ رہ جائے۔

(سلیمان صابر)

فارم نمبر

نام ملک ۔۔۔۔۔۔۔۔ ایس ایم یحییٰ
قومیت ــــــ ہندوستانی
پتہ ــــــ ۲۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶
پرنٹر پبلشر ــــــ ایس ایم یحییٰ
قومیت ہندوستانی۔
پتہ ۲۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر حافظ محمد یوسف
قومیت ہندوستانی
پتہ ۲۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی

میں پورے اعتماد اور وثوق سے تصدیق کرتا ہوں کہ اوپر دی گئی تفصیل درست ہے۔ ایس ایم یحییٰ

ایک اہم اطلاع

ملک کے مختلف اطراف و جوانب سے آمدہ خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ مولوی کتاب اللہ گونڈوی جو اپنے آپ کو سلمان ہندی بھی کہتے ہیں مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند اور دار الحدیث رحمانیہ کے نام سے پورے ملک میں تقریباً ایک سال سے چندہ کر رہے ہیں۔

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند یا دار الحدیث رحمانیہ کے سفیر نہیں ہیں ان کا تقریباً ایک سال سے مرکز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لہذا اخوان جماعت ان کو کسی قسم کا تعاون نہ دیا جائے اور وہ اس اعلان کو سنتے ہی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کے پاس آکر رپورٹ پیش کریں

آفس سکریٹری

ایک اور اضافہ

کیفؔ بھوپالی صاحب اردو شاعری کے ایک سحر بیان و صاحب فن شاعر ہیں مذکورہ بزرگ شاعر قرآن مجید کا ۳۰ پاروں تک منظوم ترجمہ کر چکے ہیں جس کا نام مفہوم القرآن ہے۔ اس کے ایک ایک پارے کی طباعت کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے مگر پہلے بطور نمونہ صرف سورہ رحمٰن طباعت سے آراستہ ہے مطالعہ کے بعد آپ کا پاکیزہ ذوق مزید پاروں کے لئے یقیناً آپ کو بیتاب کرے گا۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

دار القرآن

بریوا نرائن پور۔ ضلع الہ آباد۔ یوپی نمبر ۲۲۹۴۱۲۔

پر زور اپیل

الحمد للہ دار الحدیث رحمانیہ تعلیمی اجراء کے بعد سے بحسن و خوبی تعلیمی کام انجام دے رہا ہے۔ موجودہ وقت میں جبکہ تحریک سرد مہری کا شکار ہے یہ ادارہ پرچم توحید و سنہ کو دوبارہ اپنے دستِ ناتواں سے بلند رکھنے اور دین مبین کی ترویج و تبلیغ کا عزم بالجزم کئے ہوئے ہے مذکورہ ادارہ کا پہلے مرحلہ میں پانچ ہزار روپے ماہانہ کا صرف تعلیم و تربیت کا خرچ ہے۔ لہذا ہم اخوان جماعت سے بصد احترام گذارش کرتے ہیں کہ تعمیر و تکمیل کے سلسلہ میں اپنے گراں قدر عطیات سے نواز کر اپنے محبوب ادارہ کے دست و بازو کو مضبوط بنائیں اور ہر ممکن معاونت فرمائیں۔

ترسیل زر کا پتہ :-

ڈاکٹر محمد یوسف تیزاب والے ناظم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث

۱۳۴۳ - حویلی حسام الدین حیدر پنجابی پھاٹک - بلیماران - دہلی (۶)

اعلان

آپ کا محبوب اخبار و آپ کی اپنی پندرہ روزہ آواز یعنی ... ترجمان دہلی - عرصہ چالیس سال سے خالص مسلکی و ملی خدمات کے ساتھ ساتھ ہر باطل آواز کا مقابلہ کرتا رہا ہے یہی وہ واحد پرچہ ہے کہ گذشتہ برسوں میں بھی آپ کو روحانی غذا پہنچاتا رہا مگر ایسے نازک دور کا روحانی ساتھی اخوان جماعت کے عدم توجہ سے اپنے سسکتے دور سے گذر رہا ہے اگر اس شمع توحید و رسالت کو روشن دیکھنا چاہتے ہو تو للہ اس کا سالانہ چندہ روانہ فرما کر ممنون فرمائیں - امید کہ اپنی آواز جاری رکھنے کے لئے اس کا حق ادا کریں گے

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مکتبہ ترجمان کی دینی و علمی کتابیں

رحمۃ للعالمین مکمل سیٹ — [illegible]
صحیح بخاری — 365/-
ترجمان القرآن اول دوم — 125/-
روح اسلام مکمل سیٹ — 20/-
[illegible] — 40/-
اسلامی ثقافت — 15/50
[illegible] القرآن فی سیپارہ — 40/-
پارہ عم — 25/-
قاعدہ بغدادی — 20/-
[illegible] — 5/50
دین کامل — 5/-
جبین نیاز محمدی نماز — 3/-
کتاب الجنائز — 5/50
فتاویٰ علمائے اہل حدیث اول — 9/50
دوم — 18/-
قرآنی تعلیمیں جلد اول — 6/50
انسان اپنے آپ کو پہچان — 1/50
دیہات کی باتیں — 1/50
اسلامی نظام حکومت کے ضروری اجزاء — 2/-
دستور المتقی مجلد — 12/-
غیر مجلد — 10/-
اصول تفسیر ابن تیمیہ — 5/-
قاعدہ تعلیم الاسلام اول — 1/20
دوم — 2/-
سوم — [illegible]
چہارم — 2/50
پنجم — 5/-
اسلامی کہانیاں اول — 1/50
دوم — 3/-
سوم — [illegible]
آسان [illegible] اول — 1/50
دوم — 2/-
سوم — 2/50

تاریخ اہل حدیث کی کتابت و طباعت — 2/-
زلزلۂ قیامت — 3/50

مولانا وحید الدین کے قلم سے

دین کیا ہے — 3/-
تعمیر ملت — 1/50
ظہور اسلام — 13/-
تاریخ کا سبق — 3/-
مذہب اور سائنس — 2/50
تعارف اسلام — 2/50
تجدید دین — 3/50
الاسلام — 15/50
مذہب اور جدید چیلنج — 15/-
اسلام دین فطرت — 3/50
معلومات عامہ اول — 1/50
دوم — 3/-
سوم — 2/50
بندگی پر انگریزی [illegible] — 1/-
[illegible] — 1/-
ایمان اور ایمانیات — 2/-
حب رسول کے مظاہرے — 1/5
دینی تحریکوں میں [illegible] — 5/50
[illegible] پاکٹ بک — 1/50
اسلام اور اہل حدیث — 1/50
مروجہ ایصال ثواب — [illegible]
کلمۂ طیبہ [illegible] — 1/25
شرک کیا ہے اور کیسے — 2/50
اسلامی عقیدہ — 3/-
توحید کیا ہے — 2/50
مسنون دعائیں [illegible] — 1/50
[illegible] — 1/50
[illegible] — [illegible]
قرآن اور دعوت انقلاب — [illegible]

چالیس حدیث امام نووی انگریزی [illegible] — [illegible]
قرآن کا اخلاق — 2/25
اقبال اور [illegible] — 6/-
مولانا مودودی مجرم کیوں — 2/50
رہنمائے کتاب حافظ محمد گوندلوی — 5/-
حضرت عائشہ کی شادی اور [illegible] — 4/-
انسانیت کی تعمیر اور اسلام — 1/-
رسول اللہ کی نماز — [illegible]
مثالی معاشرہ [illegible] — [illegible]
سیرت [illegible] — 2/50

مولانا آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال — 6/-
تبرکات آزاد — 2/50
قول فیصل — 4/50
انسانیت موت کے دروازے پر — 6/-
کاروان خیال — 4/50
غبار خاطر — 22/50
[illegible] اسلام — 2/50
فسادات کا مسئلہ — 2/50
اسلامی دعوت — 3/50
قرآن کا مطلوب انسان — 5/50
مشرکین [illegible]
سیرت رسول
واحد طریق عمل — 2/50
اسلام [illegible] — [illegible]
صلوٰۃ الرسول — 18/-
[illegible] — 2/50
انکار حدیث کیوں — 5/-
حق یا باطل — 3/-
تصوف کی حقیقت — 3/-
صیانۃ الحدیث
[illegible] — 1/-

[illegible] — 2/-
تفسیر ابن کثیر جلد اول — 12/-
گل کدہ — 3/50
[illegible] — 1/-
[illegible] — 3/-
اسلام میں دعوت کا مقام — 3/-
جماعت اسلامی کے [illegible] — 4/-
عاشورہ محرم — 1/-
حج مسنون — 3/-
مسلمان اور ترقی — 1/-
التوحید — 3/-
پانچ مقالے — 5/-
[illegible] — 4/-
[illegible] — 4/-
اسلام میں عورت کا درجہ — 3/-
تاریخ ادب عربی
آئینۂ اسلام — 2/50
[illegible] — 3/-
[illegible] کی تردید — 5/-
بستان المحدثین
[illegible] المسجد الحرام — 2/-
[illegible] — 1/50
[illegible] — 1/-
[illegible] محمدی — 1/-
[illegible] محمدی — 1/-
برکات محمدی — 1/50
[illegible] محمدی — 1/50
مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۹
[illegible] عبد الحق تک — 10/-
سفینۂ [illegible] — 5
سفرنامہ حجاز — 5/-
شرح اسماء الحسنیٰ — 4/-

ملنے کا پتہ **مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس [illegible] دہلی ۶**

[illegible] پرنٹر پبلشر نے [illegible] پریس جامع مسجد دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان، ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا۔